

اهلسنت والجماعت احناف دیوبند کا ترجمان

# احلحق

جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ، جون 2010ء جلد 1 شماره 1

بیاد : امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عَسْوَ اللہ

علمائے دیوبند  
اور ان کے علمی آثار

امام اعظم ابو حنیفہؒ  
کی محدثانہ شان

امت مسلمہ  
کے نام ایک پیغام

احلحق میڈیا سروس

[www.haqforum.com](http://www.haqforum.com), [www.ahlehaq.com](http://www.ahlehaq.com)



Monthly E-Magazine

**AHL-E-HAQ**

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

ماہانہ ای میگزین

**اہل حق**

جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

### فہرست مضامین

- 3 ادارہ  
5 حمد باری تعالیٰ  
6 نعت رسول مقبول ﷺ  
8 نور ہدایت  
9 امام اعظم ابو حنیفہؒ کی محدثانہ شان  
15 امت مسلمہ کے نام ایک پیغام  
19 رضا خانی پیر یا محمد گڑھی والے کی خرافات  
اور بریلویوں کا ایمان  
23 علمائے دیوبند اور ان کے علمی آثار  
26 عالمی ختم نبوت سیکلٹ کانفرنس کا آنکھوں  
دیکھا حال  
28 پتنگ بازی مشغلہ خطرناک ہے

**بانی:** ارسلان شکیل بھائی مدظلہ العالی

**مدیر:** ساجد خان حنفی

### مجلس شوری اہل حق

میاں ارسلان شکیل صاحب امیر مجلس  
غازی بھائی مرکزی نگران و ناظم اعلیٰ  
یاسر بھائی ناظم اعلیٰ  
مولانا حافظ محمد خان صاحب مدظلہ العالی رکن مجلس شوری  
ساجد خان بھائی رکن مجلس شوری  
خالد بھائی رکن مجلس شوری  
محترم ملنگ بھائی رکن مجلس شوری

**ڈیزائنر:** بھائی انور شیخ

**کمپوزر**

این ہونسٹ بھائی محمد عمران رانا بھائی

**ویب سائٹ ڈیزائنرز و ٹیکنیشنرز**

السف بھائی عمر عثمان فاروقی بھائی

**ویڈیو میکرز**

سمیل بھائی عمر عثمان فاروقی بھائی

**ناظم دارالافتاء اہل حق**

مفتی ایکسپوزنگ باطل صاحب مدظلہ العالی



ساجد خان حنفی  
مدیر اعلیٰ

## اداریہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم الشان ذات نے اپنی صفات و جمال کے ظہور کیلئے اس کائنات کو تخلیق کیا اور اس میں بسا نے کیلئے جن و انس کو پیدا کیا اور متعدد چیزوں کو ان دونوں کیلئے مسخر کر دیا۔ اور جن و انس کی تخلیق کے بنیادی مقصد کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان واضح الفاظ میں بیان کیا

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

اور میں نے جن و انس کو اسی واسطے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں

اس مقصد کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنیادی اصول و قوانین عطا فرمائے جن پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنے رب کی رضا و خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن چونکہ انسان نے اس فانی دنیا اور مظاہر زندگی سے متاثر ہو کر مقصد زندگی کو بھلا دیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کی یاد دہانی اور انداز و تبشیر کیلئے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ انھوں نے نہ صرف ان اصول و قوانین کو بتایا بلکہ خود اس پر عمل پیرا ہو کر دکھایا اور لوگوں کو اس پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت تک آنے والی پوری انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کیلئے ایک کامل و مکمل دین دے کر مبعوث فرمایا۔

آپ ﷺ اس قصر نبوت کے آخری اینٹ ہیں اور آپ ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی نبوت کے سلسلہ کو ختم فرمانے کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا کہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

(محمد ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر رسول اللہ کے اور ختم کرنے والے تمام نبیوں کے اور دین الہی کی تبلیغ کا وہ کام جو پہلے اللہ رب العزت انبیاء علیہم السلام سے لیتے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے اس امت کے ذمہ لگا کر یہ اعلان کر دیا کہ

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

تم بہترین امت ہو نکالی ہی لوگوں کی بھلائی کے واسطے اچھی باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو  
الحمد للہ کے اللہ کے دین کی تبلیغ و تشہیر، اصلاح معاشرہ، نبی عن المنکر اور امر بالمعروف کا یہ مبارک اور بابرکت کام حضور ﷺ کے زمانے سے لیکر آج تک کبھی جہاد، کبھی تبلیغ تو کبھی مدارس، کبھی تحریر و تقریر، اور کبھی مناظروں غرض مختلف صورتوں میں آج تک کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔



قارئین کرام! آج کا زمانہ چونکہ جدید زمانہ اور انقلابات کا زمانہ کہلاتا ہے لہذا اس زمانے میں جہاں زندگی کے دوسروں شعبوں میں تبدیلیاں رونما ہوئیں وہاں دین اسلام کی تبلیغ کے ذرائع میں بھی جدید میڈیا کی صورت میں عظیم الشان انقلاب آیا۔ اس میڈیا کو جہاں اہل کفر اور باطل فرقے اپنے مذموم مقاصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں وہاں اہل حق اور امت مسلمہ کا درد رکھنے والے لوگ دین اسلام کی اشاعت، تعلیمات حقہ کی ترویج، عقائد و اعمال کی اصلاح، اور باطل کا تعاقب کرنے میں خوب استعمال کر رہا ہے، اس لئے کہ خود حضور ﷺ نے اپنی امت کی جہاں دیگر شعبوں میں رہنمائی فرمائی وہاں نبوت کا اعلان فاران کی چوٹیوں سے فرما کر جو اس زمانے کا ”پریس کلب“ سمجھا جاتا اور حضرت حسانؓ کی صورت میں میڈیا وار میں بھرپور کردار ادا کرنے کی طرف رہنمائی بھی فرمائی اور کیوں نہ ہو کہ خود اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا سِطَّعْتُمْ

اور ان کافروں کے مقابلے میں جتنا تم سے ہو سکے تیاری کر رکھو

قارئین کرام! ”ماہنامہ المہق“ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس رسالے کے اجراء کا بنیادی مقصد ہی فرق باطلہ کا تعاقب اور مسلک اہلسنت کی ترویج اور امت مسلمہ کے نوجوانوں کی اصلاح ہے۔ امید کرتے ہیں کہ آپ اس تحریک میں ہمارا ساتھ دیں گے۔ ”المہق میڈیا سروس“ نے دین حق کی خدمت کیلئے انٹرنیٹ پر ایک بہترین پلیٹ فارم آپ کو مہیا کر دیا ہے۔ آئے اسلام کی خدمت میں ہمارا ساتھ دیجئے۔







## نعت رسول مقبول ﷺ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بلبل زار  
ہر ایک کو حسب لیاقت بہار دیتی ہے  
خوشی سے مرغ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں  
بھائی ہے دل آتش کی بھی طیش یارب  
یہ قدر خاک ہے، ہیں باغ باغ وہ عاشق  
یہ سبزہ زار کا رتبہ ہے شجرہ موسیٰ  
اسی لئے چمنستان میں رنگ مہندی نے  
پہنچ سکے شجرہ طور کو کہیں طوبی  
زمین و چرخ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ زر میں  
کرے ہے ذرہ کوئے محمدی سے نخل  
فلک پہ عیسیٰ و ادلیس ہیں تو خیر سہی  
فلک پر سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد  
جہاں کہ جلتے ہوں پر عقل کل کے بھی پھر کیا  
مگر کرے مری روح القدس مددگاری  
جو جبرائیل مدد پر ہو فکر کی میرے  
تو فخر کون و مکاں زبدہ زمیں و زماں  
تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی  
حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جان جہاں  
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی  
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تابوجود  
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں  
پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی

کہ آئی ہے نئے سیر سے چمن چمن میں بہار  
کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو مار  
کف ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار  
کرم میں آپ کے دشمن سے بھی نہیں انکار  
کبھی رہے تھا سدا جن کے دل کے بیچ غبار  
بنا ہے خاص تجلی کا مطلع انوار  
کیا ظہور و رقہائے سبزہ میں ناچار  
مقام یارب کو کب پہونچے مسکن اغیار  
یہ سب کا بار اٹھائے وہ سب کے سر پر بار  
فلک کے شمس و قمر کو زمین لیل و نہار  
زمین یہ جلوہ نما ہیں محمد مختار  
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار  
لگی ہے جان جو پہونچیں وہاں مرے افکار  
تو اس کی مدح میں بھی کروں رقم اشعار  
تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہاں کے سردار  
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار  
تو نور شمس گر اور انبیاء ہیں شمس و نہار  
تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدہ بیدار  
بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدأ الآثار  
قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اک رفتار  
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار  
ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار



کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج  
سما سکے تری خلوت میں کب نبی و ملک  
نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی  
خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے  
نہ پہنچیں گنتی میں ہر گز ترے کمالوں کی

کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار  
خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار  
قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اتار  
تو جس قدر بھلا ہے بھلا میں برا اسی مقدار  
مرے بھی عیب شر دوسرا شر ابرار





## نور ہدایت NOOR-E-HIDAYAT

### درس حدیث

مفتی عتیق الرحمن شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ، فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي“.

رواہ مسلم (و كذلك البخاری والنسائی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

”جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق مکمل کر لی تو اپنی کتاب میں اپنے متعلق لکھ دیا جو کہ اس کے پاس موجود ہے۔“ تحقیق میری

رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔“

(مسلم، بخاری، نسائی، ابن ماجہ)

تشریح: رحمت خداوندی کی وسعت کے مطابق قرآن کریم میں آتا ہے۔ ورحمتی وسعت کل شیء۔ (اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے)۔ اور اس حدیث مبارک میں فرمان ہے: ”میری رحمت میرے غضب پر غالب رہتی ہے“۔ یعنی جب ایک طرف غضب کے تقاضے ہوں اور دوسری طرف رحمت کے تقاضے ہوں تو رحمت الہیہ کا پلڑا بھاری رہے گا۔ لہذا اگر کوئی ایسا عمل سرزد ہو جائے جو غضب خداوندی کو دعوت دیتا ہو تو فوراً ہی ایسا عمل انجام دے لینا چاہیے جو رحمت خداوندی کو کھینچنے والا ہو چنانچہ اللہ کی رحمت کا پہلو اللہ کے غضب و غصہ پر غالب آجائے گا اور اس کی مغفرت کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ آپ الفاظ حدیث میں غور کریں! کس طرح مایوسیوں کے بادل چھٹتے ہوئے اور امیدوں کی گھٹا چھاتی ہوئی نظر آتی ہے کہ اللہ کی رحمت، غصہ پر غالب ہی رہتی ہے اور یہ بات لکھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔ گویا اس کی خلاف ورزی ہو ہی نہیں سکتی۔ ان الله لا يخلف الميعاد (اللہ تعالیٰ کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتے)۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو (۱۰۰) حصے کئے ہیں جن میں سے ننانوے (۹۹) حصے اپنے پاس رکھے کہ ان سے اپنی مخلوق پر رحم کریں گے اور ایک حصہ مخلوقات میں تقسیم کر دیا۔ یہ اسی سوویں (۱۰۰) حصے کی برکت ہے کہ مخلوقات باہمی طور پر محبت و مودت سے پیش آتی ہیں۔ ماں باپ اپنی اولاد کے لئے شفقت و پیار کے جذبات رکھتے ہیں۔ جب ایک حصہ کا یہ کرشمہ ہے تو جس ذات کے پاس ننانوے (۹۹) حصے ہیں اس کے رحم و کرم اور غفور و درگزر کا کیا عالم ہوگا!!۔

تاریخی روایت ہے کہ حجاج بن یوسف کے انتقال کے وقت اس کی ماں بہت غمگین اور پریشان تھی۔ حجاج کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ بیٹا تمہارے لئے پریشان ہوں کہ تمہارا کیا بنے گا؟ اس نے کہا: ”اماں! اگر تمہیں جنت یا دوزخ کا اختیار مل جائے تو تم مجھے کہاں ڈالو گی؟“ اس نے کہا: ”جنت میں!“۔ حجاج کہنے لگا کہ جس اللہ کے پاس میں جا رہا ہوں وہ تم سے بھی ننانوے (۹۹) درجے زیادہ رحیم ہے۔

اللہ اپنی رحمتوں کے دامن میں جا نصب فرمائے۔ (آمین)



## امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی محدثانہ شان

امام الائمہ وسراج الائمہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن المرزبان اسلامی افق کا وہ تابندہ ستارہ ہیں، جسکی ضیاء پاشیوں نے ایک عالم کو منور کیا اور علم کے میدان میں سبقت اور اولیت کے جھنڈے گاڑ دیئے، آپ افغان نژاد عرب ہیں آپ کے جدا مجد مرزبان رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں کابل سے ہجرت کر کے کوفہ میں مقیم ہوئے اور وہیں ۸۰ھ میں اموی خلیفہ عبد الملک بن مروان کے دور حکومت میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا آخری دور تھا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن میں اصحاب رسول ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور تابعیت کا شرف حاصل ہوا۔ ذکاوت و ذہانت خداداد تھی۔ اصحاب رسول اور جلیل القدر تابعین کی شاگردی نے آپ کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کیا اور آپ نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں مہارت حاصل کر کے مسند فقہ کو رونق بخشی اور فقہ میں وہ کسب کمال کیا کہ عزیز جہاں بن گئے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بارے میں یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:-

**الناس عیال فی الفقہ علی ابی حنیفہ۔**

”تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے محتاج ہیں“

**ابو حیان توحیدی کہتے ہیں: الملوك عیال عمر اذا ساسوا والفقهاء عیال ابی حنیفہ اذا قاسوا**

”حکمران، نظام حکمرانی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مرہون منت ہیں اور فقہاء استنباط مسائل میں امام ابو حنیفہ کے مرہون منت ہیں“  
(قواعد فی علوم الحدیث ص ۳۱۲)

نضر بن شمل فرماتے ہیں: **كان الناس نیاما فی الفقہ حتی أیظہم ابو حنیفہ** ”لوگ فقہ میں سوئے ہوئے تھے۔“  
امام ابو حنیفہ نے انہیں بیدار کیا“ (قواعد فی علوم الحدیث ص ۳۱۲)

فقہ میں امام ابو حنیفہ کی ماہرانہ حیثیت کو تسلیم کرنا درحقیقت تمام علوم عالیہ و آلیہ میں ان کی مہارت کا اعتراف ہے۔ کیونکہ قرآن کریم اور احادیث طیبہ پر کامل گرفت اور گہری نظر رکھنے والا ہی مسائل فقہ کا ماہر ہو سکتا ہے اور قرآن و حدیث کے فہم کیلئے عربی زبان و ادب، صرف و نحو اور بلاغت و شعر اور فلسفہ و منطق میں مہارت حاصل ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت سے علمی میدانوں میں ”اولیات“ کے حامل ہیں۔ آپ نے فقہ اور اصول فقہ کو سب سے پہلے مستنبط کیا۔ علم کلام میں سب سے پہلی تصنیف **الفقہ الاکبر** لکھنے کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا۔ عربی گرامر اور علم الصرف میں سب سے پہلا رسالہ آپ نے لکھا اور احادیث طیبہ کو ابواب فقہیہ کے مطابق مرتب کر نیک اعزاز بھی سب سے پہلے آپ ہی کو حاصل ہوا۔ آپ کی تصنیف لطیف ”**کتاب الآثار**“ علم حدیث کی پہلی کتاب ہے جو فقہی ترتیب کے مطابق مرتب ہو کر لوگوں کے سامنے آئی۔ میدان حدیث میں امام صاحب کی خدمات سے چشم پوشی اور آپ کی محدثانہ حیثیت کا انکار درحقیقت اپنی ”یتمی“ اور ”مسکن فی الحدیث“ کا اعتراف ہے۔ فقہ میں مہارت اور حدیث



شریف میں اولین تصنیف کا اعزاز حاصل ہو ہی نہیں سکتا جب تک احادیث و آثار اور اقوال صحابہ و تابعین اور ان کے اختلافات از بر نہ ہوں اور نسخ و منسوخ پر مکمل دسترس حاصل نہ ہو۔

علامہ ابن خلدون فرماتے ہیں: ”امام ابو حنیفہ کے فقہی مذہب پر علمائے اسلام کا بھرپور اعتماد اور اس میں اشتغال اور اس کی بنیاد پر مسائل کا استنباط اس بات کی دلیل ہے کہ امام ابو حنیفہ ”علم حدیث کے بہت بڑے امام ہیں۔“

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ”حفاظ الحدیث“ میں شمار کیا ہے اور تذکرۃ الحفاظ میں آپ کے حالات لکھے ہیں۔ جس کے دیباچہ میں آپ نے لکھا ہے:

”یہ علم نبوی کے ان حاملین کا تذکرہ ہے جنکی تعدیل اور اجتہاد کی بنیاد پر احادیث کی تصحیح و تزییف اور توثیق و تضعیف کی جاتی ہے۔“  
 شیخ وہبی سلیمان لکھتے ہیں: ”امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ستر (70) سال کی عمر پائی اور چار ہزار شیوخ سے حدیث کی روایت کی۔ آپ کے شیوخ میں سات صحابہ ہیں۔ ترانوے (70) جلیل القدر تابعی ہیں اور باقی تبع تابعین ہیں۔ (امام الائمہ ص ۴۷)

محمد بن ساعدی کہتے ہیں: ”امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں ستر (70) ہزار سے زیادہ احادیث مروی ہیں، اور آپ نے کتاب الآثار چالیس ہزار احادیث سے منتخب کی۔“ (قواعد فی علوم الحدیث ص ۳۱۶)

آپ کی مرویات ”مسند وکیع بن جراح“۔ ”مصنف ابن ابی شیبہ“۔ ”مصنف عبدالرزاق“۔ ”مستدرک حاکم“۔ ”صحیح ابن حبان“۔ ”سنن بیہقی“۔ ”معجم الطبرانی“۔ ”سنن دارقطنی“ کے علاوہ امام محمد بن الحسن، امام ابو یوسف، امام عبد اللہ بن مبارک اور امام حسن بن زیاد رحمہم اللہ کی تالیفات میں موجود ہیں۔

آپ کو آئمہ جرح و تعدیل نے ”ثقة“ ”متقن“ ”حافظ“ اور ”کثیر الحدیث“ قرار دیا ہے۔  
 امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین کہتے ہیں: مارأیت احداً اقدمہ علی وکیع، وکان یفتی برأی ابی حنیفۃ وکان یحفظ حدیثہ کلہ، وکان قد سمع من ابی حنیفۃ حدیثاً کثیراً۔

”میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جسے وکیع بن جراح پر ترجیح دے سکوں! وکیع امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ان کی تمام حدیثوں کے حافظ تھے۔ انہوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت زیادہ حدیثیں سن رکھی تھیں۔“ (قواعد فی علوم الحدیث ص ۳۱۵)  
 ابن عبد البر نے یحییٰ بن معین سے نقل کیا ہے: ”هو ثقة۔ ما سمعت احداً ضعفه۔ هذا شعبۃ بن الحجاج یکتب الیہ ان یحدث، ویامرہ وشعبۃ شعبۃ!“

یحییٰ بن معین سے امام ابو حنیفہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: وہ ثقہ ہیں۔ میں نے نہیں سنا کہ کسی نے انہیں ضعیف قرار دیا ہو! شعبہ بن الحجاج جیسی شخصیت نے انہیں حدیث بیان کرنے کیلئے لکھا اور اس کام پر مامور کیا، اور شعبہ تو شعبہ ہے۔ (قواعد فی علوم الحدیث ص ۳۲۰)

جامع بیان العلم میں ابن عبد البر نے ابن معین سے نقل کیا ہے: صدوق۔ کان شعبہ حسن الراۃ فیہ ”ابو حنیفہ صدوق ہیں۔ شعبہ“



آپ کے بارے میں بہت اچھی رائے رکھتے تھے!“

امام بخاری کے استاد علی المدینی کہتے ہیں: ابو حنیفہ، روى عنه الثورى وابن المبارك وهو ثقة لا باس به۔

”امام ابو حنیفہ سے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک نے روایت کی ہے۔ وہ ثقہ ہیں۔ ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔“

ابن مندہ نے لکھا ہے کہ علی بن مسبر فرماتے ہیں: ”امام اعمش حج کیلئے جا رہے تھے۔ جب قادیسیہ پہنچے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ وہ جانتے

تھے کہ میں امام ابو حنیفہ کا شاگرد ہوں۔ مجھ سے کہنے لگے کہ کوفہ واپس جاؤ اور امام ابو حنیفہ سے حج کے مسائل لکھوا کر لاؤ چنانچہ میں نے

واپس آکر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تو انہوں نے مناسک حج مجھے املاء کر دیئے اور میں نے لا کر امام اعمش کے حوالے کر دیئے۔“

(قواعد فی علوم الحدیث ص ۳۲۵)

الخیرات الحسان میں ابن حجر مکی نے لکھا ہے: شعبہ بن جراح نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا ہے: کان واللہ حسن

الفہم جید الحفظ۔

”میں حلفیہ کہتا ہوں کہ وہ بہت اچھی فہم اور بہترین یادداشت کے مالک تھے۔“

مندرجہ بالا نقول سے واضح ہوتا ہے کہ ائمہ جرح و تعدیل کے ہاں امام ابو حنیفہ ایک قابل اعتماد راوی تھے۔ البتہ بعض محدثین نے

آپ کی یادداشت پر اعتراض کیا ہے۔ اور آپ کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ جن ائمہ کرام نے آپ کی تعدیل کی

ہے انکا تعلق صدر اول سے ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو امام صاحب کے ہم عصر اور آپ کے ساتھی ہیں۔ انہوں نے خود آپ کو دیکھا ہے اور

آپ کی روایات سنی ہیں۔ جبکہ جرح کرنے والے آپ سے بیسیوں سال بعد کے ہیں۔ ان کی معلومات ”سنی سنائی“ ہیں اور لیس الخبر

کالمعاینہ (”شہید کہ بود مانند دیدہ“) کے اصول کے مطابق دیکھی ہوئی بات کے مقابلہ میں سنی سنائی بات کا اعتبار نہیں کیا جائیگا۔

بعض امانت و دیانت سے عاری لوگ امام صاحب کے بارے میں جرح تو نقل کر دیتے ہیں مگر تعدیل کے الفاظ نقل کرتے ہوئے

ان کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی چڑھ جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ”جرح، تعدیل پر مقدم ہے“ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ اصول اسی طرح

اپنے عموم پر ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ اسماء الرجال کے وسیع و عریض ذخیرہ میں کوئی ایک شخصیت بھی ایسی ہے

جس پر کسی نہ کسی حوالہ سے جرح نہ کی گئی ہو؟ امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، وغیرہم میں کوئی ایسی شخصیت ہے جس

کیلئے جرح کے الفاظ استعمال نہ کئے گئے ہوں؟

کیا جرح کو تعدیل پر مقدم کر نیک اصول اپنی تمام حشر سامانیوں کے ساتھ ان سب مقدس ہستیوں پر بلا کسی استثناء کے لگا دیا جائیگا؟

پھر یہ بھی بتادیں کہ روایت حدیث کیلئے فرشتوں کی فوج ظفر موج کو دعوت دیجائیگی یا اس کیلئے موجودہ دور کے ”محدثین“ کو تکلیف دینی

پڑیگی جنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ”دال“ کی تشدید و تخفیف ”محدث“ کے معنی میں کیا تبدیلی پیدا کر دیتی ہے؟ اور اگر مذکورہ شخصیات کے

بارے میں جرح کو رد کیا جاتا ہے اور تعدیل کو جرح پر مقدم کیا جاتا ہے تو امام ابو حنیفہ کیلئے ”عدل و انصاف“ کے پیمانے اور تقاضے کیوں بدل

جاتے ہیں؟



پھر یہ بھی جرح و تعدیل کا مسلمہ اصول ہے کہ کسی ثقہ اور معتمد علیہ شخصیت پر اگر کوئی جرح کرتا ہے تو خود جارج کی شخصیت سوالیہ نشان بن جاتی ہے آپ غور کریں! امام یحییٰ بن معین، امام علی ابن المدینی، امام شعبہ بن حجاج، امام شعبی، امام اعظم اور امام سفیان ثوری اور امام سفیان بن عیینہ جیسے اساتذہ اور ائمہ فن اپنے تجربہ اور ذاتی علم و معرفت کی بنیاد پر امام ابو حنیفہؒ کی توثیق و تعدیل کریں اور امام بخاریؒ جو کہ امام ابو حنیفہؒ کی وفات کے چوالیس سال بعد میں پیدا ہوئے اور مذکورہ ائمہ کے اور امام صاحب کے شاگردوں کے شاگرد ہیں وہ آپ کی تضعیف کریں تو ایسی صورت میں لامحالہ اساتذہ کی بات مقدم ہوگی۔

امام ابو حنیفہؒ پر جرح کرنے والے یا تو ناواقفیت اور جہالت کی بنا پر جرح کرتے ہیں یا حسد و تعصب کی بنا پر اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن داؤد الخرمیؒ کہتے ہیں: الناس فی ابی حنیفۃ حاسد و جاہل و احسنہم حالاً عندی الجاہل۔ ”امام ابو حنیفہؒ کے ناقدین یا تو حاسد ہیں یا جاہل ہیں اور میرے نزدیک وہ لوگ بہتر ہیں جو ناواقفیت کی بنا پر امام صاحبؒ پر اعتراض کرتے ہیں۔“

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جس طرح مجتہد فی الفقہ ہیں اسی طرح فن حدیث میں بھی آپ درجہ اجتہاد پر فائز ہیں۔ آپ صرف احادیث کے راوی ہی نہیں بلکہ جرح و تعدیل کے بھی امام ہیں۔

امام المحمّد ثین سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ”محدث“ بنانے والے ابو حنیفہؒ ہیں۔ میں جب کوفہ میں آیا تو ابو حنیفہؒ نے کہا: ان هذا اعلم الناس بحديث عمرو بن دينار فاجتمعوا على فحدثتهم ”یہ شخص عمرو بن دینار کی احادیث کا ماہر اور سب سے زیادہ جاننے والا ہے“ چنانچہ شائقین حدیث میرے گرد اکٹھے ہو گئے اور میں نے انہیں احادیث سنائی شروع کر دیں۔ (قواعد فی علوم الحدیث ص ۳۱۶)

سفیان ثوری، عمرو بن دینار، اور امام جعفر صادق رحمہم اللہ جیسی شخصیات کے بارے میں آپ کے اقوال اور تعدیل و توثیق کو اہمیت دے جاتی تھی۔

امام ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کیا ہے: مارایت افقہ من جعفر بن محمد ”میں نے جعفر بن محمدؒ یعنی امام جعفر صادقؒ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔“

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اعلم! ان الامام ابا حنیفۃ قد قبل قوله فی الجرح والتعديل واصول الحديث وتلقاه عنه علماء هذا الفن وذكره فی كتبهم احتجاجاً واعتداداً كتلقیهم عن الامام احمد والبخاری وعلى المدینی ویحی بن معین وغيرهم من شیوخ الصنعة وهذا يدلک علی عظمة شأنه وسعة علمه وسيادته۔

”یہ بات آپ کو معلوم ہونی چاہئے کہ امام ابو حنیفہؒ کی بات جرح و تعدیل اور اصول حدیث میں بھی مانی جاتی ہے اور اس فن کے علما سے تسلیم کرتے اور اپنی کتابوں میں بطور دلیل و حجت اسے ذکر کرتے ہیں۔ جس طرح امام احمدؒ اور بخاریؒ، علی بن المدینیؒ اور یحییٰ بن معینؒ وغیرہ اس



فن کے شیوخ کی بات تسلیم کی جاتی اور نقل کی جاتی ہے۔ اس سے امام ابو حنیفہؒ کی وسعت علمی، عظمت شان اور فن جرح و تعدیل میں ان کی سیادت ظاہر ہوتی ہے۔ (انجاء الوطن ص ۳۰)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب العلل میں لکھا ہے: عن یحیٰ الحمانی سمعت ابا حنیفۃ یقول مارایت اکذب من جابر الجعفی ولا افضل من عطاء

”یحییٰ حمانی کہتے ہیں کہ میں نے ابو حنیفہؒ کو سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر جعفی سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں دیکھا اور عطاء بن سائبؒ سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا ہے۔“ (علل ص ۳۰۹)

مندرجہ بالا حوالے جات امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی محدثانہ شان اور عظمت کو بیان کرنے کیلئے کافی وشافی ہیں امام صاحبؒ کی کتاب الآثار اور آپؒ سے مروی سترہ مسانید جن میں سے پندرہ مسانید کو حذف مکرر کے بعد علامہ ابوالمؤید خوارزمیؒ نے مسند امام اعظم کے نام سے جمع کر دیا ہے جو کہ آپ کے کثیر الحدیث اور حافظ الحدیث ہونے کی زندہ دلیل ہے۔

مولانا محمد حسن خان ٹونگی ”مسانید امام اعظم“ کے روائے کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وهذا ادل دليل لا دليل فوقه على ان الامام كان من حفاظ الحديث ومن المكثرين في رواية وذاك لان المحدثين لم يعتنوا بجمع حديث احد الاحديث من اكثر من السماع والرواية عن المحدثين۔

”یہ سب سے بڑی دلیل ہے جس سے بڑھ کر کوئی اور دلیل نہیں ہو سکتی کہ امام صاحبؒ کثیر الحدیث اور حافظ الحدیث تھے کیونکہ محدثین اسی شخص کی احادیث کو جمع کر نیکا اہتمام کرتے ہیں جو کہ محدثین کرام سے احادیث کے سماع و روایت کرنے کا زیادہ اہتمام کرتا ہو۔“ (معجم المصنفین ص ۱۲۰ ج ۲)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اسلامی فقہ اور فن حدیث میں اجتہاد اور امامت کے درجہ پر فائز ہونے کی ایک بہت بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ آپؒ کے بعد آنے والے فقہاء اور محدثین کرام نے مسائل فقہیہ اور روایات حدیث میں آپؒ سے اتفاق کیا ہے اور آپؒ کے نقطہ نظر کو اختیار کیا ہے۔

حضرت الاستاذ مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور زمانہ درس بخاری میں فقیہ العصر، محدث دوراں حضرت اقدس مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرمایا کرتے تھے کہ ”بعض مشہور اختلافی مسائل میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کرنیکی وجہ سے مشہور ہو گیا ہے کہ امام بخاریؒ امام ابو حنیفہؒ کے مخالف ہیں ورنہ اگر بنظر تحقیق دیکھا جائے تو جن مسائل میں امام بخاریؒ نے امام ابو حنیفہؒ کی موافقت کی ہے وہ ان مسائل سے زیادہ ہیں جن میں مخالفت کی ہے۔ سبق کے دوران آپ کے الفاظ تھے ”موافقات البخاری للامام ابی حنیفہ اکثر من مخالفاته له“ بعد

میں میں نے دیکھا کہ امالی المحدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ فیض الباری کے نام سے مطبوع ہے اس میں اس موضوع پر نفیس کلام موجود ہے اور حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان فقہی مسائل کی فہرست ذکر کی ہے جن میں



امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع اور انکی موافقت کی ہے اور انتہائی احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ لکھا ہے:  
 ولو ادعی احد ان موافقاته لیست باقل مما خالفه فیہ ، لم یکذب انشاء اللہ تعالیٰ ”اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے  
 کہ امام بخاریؒ کے وہ مسائل جن میں انہوں نے امام ابو حنیفہؒ سے اتفاق کیا ہے ان مسائل سے کم نہیں ہیں جن میں انہوں نے امام صاحبؒ  
 سے اختلاف کیا ہے تو وہ انشاء اللہ غلط بیانی کرنیوالا شمار نہیں ہوگا“

اسی طریقے پر حدیث مبارک کے ذخیرہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات بیان کی ہیں وہی روایات دوسرے محدثین سے بھی  
 مروی ہیں، اور عربی لغت کے مشہور و معروف امام اور لغت کی ضخیم اور مستند کتاب ”تاج العروس“ کے مصنف علامہ مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ  
 علیہ کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ان روایات کو یکجا کیا ہے جن کی تخریج دوسرے رواۃ سے صحاح ستہ  
 کے مؤلفین نے کی ہے۔ یہ عظیم کتاب ”عقود الجواهر المنیفہ فی ادلة مذهب الامام ابی حنیفہ مما وافق فیہ الائمة  
 الستة او احدہم“ کے نام سے مطبوع ہو کر اہل علم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔

تازہ کام اس پر یہ ہوا ہے کہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مہاجر مدنی زید ہم نے ”مستدلات لامام ابی حنیفہ“ کے نام سے اردو میں اس  
 کتاب کا ترجمہ و تلخیص پیش کیا ہے جسے بھارت کے ضلع مظفرنگر کے مشہور دینی ادارے ”دارالعلوم الحسینیہ تاؤلی“ نے طبع کیا ہے اور پاکستان  
 میں ہمارے محترم جناب محمد حنیف صاحب کو مترجم کتاب نے اسکے حقوق طبع و نشر کا مالک بنایا ہے۔ موصوف نے کتاب کو بہترین کاغذ اور  
 خوبصورت طباعت اور دیدہ زیب جلد کے ساتھ منظر عالم پر لا کر اہل علم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ یہ عظیم کتاب ہر کتب خانہ کی زینت ہونی  
 چاہئے اور ہمارے دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہونی چاہئے۔



# امت مسلمہ کے نام ایک پیغام!

محمد وارث بھائی

اس دنیا میں ظلم و سربریت وحشت اور تشدد کو روکنے اور اس کے سامنے سد سکندری باندھنے کیلئے بعض دفعہ جان و مال اور طاقت صرف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ ظلم و تشدد کے پاؤں کٹیں اور وحشت و سربریت پایہ زنجیر ہوں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ کلمہ حق بلند کرنے والوں کا گلا دبانے اور ان کی صدائے حق کو ختم کرنے پر طاغوتی طاقتیں ٹل جاتی ہیں۔ تو پھر ان کے سامنے جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ جس سے بعض دفعہ اہل حق کے خون کی ندیاں بہہ پڑتی ہیں، اور مکانات کھنڈرات کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، آبادی بربادی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے کسی جابر کے سامنے حق کی گفتگو کرنا آسان نہیں بلکہ موت کو دعوت دینے کے برابر ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اسلام نے ہر ظلم، ہر طاقت اور ہر باطل سے ٹکرانے کیلئے جہاد و قتال کو لازم ٹھرایا ہے۔

اور اس بارے میں قرآن کریم ہم سے یوں مخاطب ہوتا ہے

قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ

اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے قتال کرتے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ

اے نبی ﷺ مومنوں کو قتال پر بھارے

## امت مسلمہ کے جانثارو!

قرآن کریم ان کمزور اور مظلوم مردوں اور عورتوں اور معصوم بچوں کی حالت زار کی طرف

تمہاری توجہ مبذول کرانے کیلئے ان الفاظ میں مخاطب ہے

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں قتال نہیں کرتے ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کیلئے جو کہتے ہیں

اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے مکین ظالم ہیں اور ہمارے لئے کوئی حمایتی بنا۔

آج دنیا جس وحشت اور ظلم کا نظارہ فلسطین کی سرزمین میں کر رہی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ نہتے مسلمانوں پر جن کے پاس

ٹینک ہیں نہ توپیں نہ حکومت نہ اقتدار ان پر کفار کی ظالم فوجیں جو ظلم ڈھا رہی ہیں اور جس بے دردی سے بے گناہ مظلوم مسلمانوں کو ٹینکوں

تلے رونداجا رہا ہے جنگی تیاریاں، راکٹوں، توپوں اور ہر طرح کے ایٹمی ہتھیاروں کے ذریعہ جس ”سربریت“ کا مظاہرہ کر رہی ہے جسے سن

کر انسان کے روٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، مگر امت غفلت کو اپنا شعار بنا چکی، ایوان اقتدار میں شرابوں کے جام

چلتے ہیں۔ سب امت مسلمہ کے بہتے لہو کی پکار سے غافل اپنی بے ضمیری کا ثبوت دیتے نظر آ رہے ہیں۔



## اے مجاہد امت!

تم کیوں بزدلی کا شکار ہو چکے ہو۔۔۔۔۔؟؟

## قافلہ اسلام کے جانثارو!

تم کیوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے کو چھوڑ چکے ہو؟ تمہاری دینی حمیت کے آثار کہاں مفقود ہو گئے ہیں۔۔۔؟؟ خلافت ارضی کے دعویدارو! تمہاری اسلامی اخوت کہاں گئی۔۔۔؟؟ شوق شہادت کے طلبگارو! تمہاری ابودجانہ والی چال کہاں گئی۔۔۔؟؟ اے دین محمدی کے علمبردارو! تمہاری عقاب آکھیں کہاں ہیں۔۔۔؟؟ آج دنیا میں اسلام کے وقار کو سولی پر لٹکا دیا گیا ہے۔ اے اسلام کی عظمت پر کٹ مرنے والو! تمہاری زبانیں کس نے کاٹ دی ہیں۔۔۔؟؟ آج ہلند میں آزادی کے پرستاروں کے نعروں کو زنجیریں پہنا دی گئی ہیں۔ مسلمانو! تمہارے کان کس کے قبضہ میں ہیں۔۔۔؟؟ آج ماؤں اور بہنوں کے دوپٹے فوجی بوٹوں کے نیچے کرا رہے ہیں اور زبان حال سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آج کوئی محمد بن قاسم نہیں۔۔۔؟؟ آج کوئی محمود غزنوی نہیں۔۔۔؟؟ آج کوئی سلطان صلاح الدین ایوبی نہیں۔۔۔؟؟ آج کوئی طارق بن زیاد نہیں۔۔۔؟؟ آج کوئی یوسف بن تاشفین نہیں۔۔۔؟؟ جو ہمیں کفار کے ظلم سے بچا سکے۔۔۔؟؟ ہماری عزتوں کی حفاظت کر سکے۔ ماضی میں ہمیں آزادی کا حق دلانے والو! کیا حال و مستقبل میں ہمیں جینے کا حق نہیں۔۔۔؟؟ کوئی تو آئے ہمیں بچائے۔ لیکن ایک ہم ہیں کہ ہمارے ایمانوں میں ارتعاش پیدا نہیں ہوتا پتہ نہیں ہمارا وہ جذبہ اور ایمان کس سیلاب کی نذر ہو چکا ہے کہ جس کے بل بوتے پر ہم دنیا میں فخر سے سر اٹھا کر جیتے تھے۔

## نوجوانو!

رسول ﷺ کی امت کی شہزادیاں ہمیں پکار رہی ہیں اور آج ہم ہیں کہ غفلت کی چادر تانے غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ جاگنے کا مقام ہے میرے ہمسفر ساتھیوں کفر نے بہت مظالم ڈھائے ہیں اب جواب دینے کا وقت ہے ہمنشیو! اپنی ماؤں اور بہنوں کی عزتوں کی حفاظت کرنے کیلئے خواب غفلت سے بیدار ہونے کا وقت ہے۔

## اے غیرت کے بیوپاریو!

تم نے اپنی غیرت کو کہاں بیچ دیا ہے۔ مسلمانوں پر برسنے والے بموں سے اٹھتا دھواں تمہیں ڈھونڈ رہا ہے۔ بچوں کی خون آلود لاشیں تمہیں پکار رہی ہیں، ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی صدائیں تمہیں پکار رہی ہیں۔ چند نوجوانوں کی سرفروشانہ جدوجہد تمہیں دعوت دے رہی ہے کہ تم جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہو، تم جو خود کو امت مسلمہ کا ہمدرد گردانتے ہو کب تک اسی طرح یہ ظلم، سربریت کا تماشا دیکھتے رہو گے۔ آج کرہ ارض مظلوموں کی آہوں، بیواؤں کی سسکیوں، یتیموں کے ماتموں، بغیر جرم کے جیلوں میں قید مسلمانوں کی دل سوزیوں اور زخمی مسلمانوں کی تڑپتی ہوئی لاشوں کا شکار ہو چکی ہے۔ امت مسلمہ اندرونی اور بیرونی فتنوں سے دوچار ہو چکی ہے۔ بھائیوں کی زندگیاں ویران ہو چکی ہیں۔ ان مظلوم مسلمانوں، ماؤں اور بہنوں سے برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور ان کو طرح طرح کی اذیتیں دی جا رہی ہیں جن کی داستانیں سن کر جسم لرزہ بر اندام ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ہمارے دل مردہ ہو چکے ہیں۔ ہمارے دل پر ان کی آہیں ذرہ بھی اثر نہیں کرتیں، مال اور اولاد کی محبت ہمارے دلوں سے جذبہ جہاد چھین چکا ہے۔ حالانکہ پروانے کی طرح ہم جان کی بازی لگانے والے تھے۔ مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزتوں کی حفاظت کی خاطر مرجانے والے تھے۔ مگر افسوس کہ ہم سو گئے۔ ہماری بد اعمالیوں کی بدولت کفر کی گھنائیں چہار داگ عالم پر چھانے لگیں۔ کفر نے ہمیں اتنا نہتا اور بے بس کر دیا ہے کہ اب ہم کچھ چاہتے ہوئے بھی کچھ



نہیں کر سکتے۔ ہمارا ماضی کتنا شاندار اور نرالا تھا۔ ہم نے اپنے ماضی کو بھلا دیا۔ ہمیں اپنے اکابرین کے کارنامے یاد نہیں کہ کس طرح وہ دین اسلام کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کر گئے لیکن دین پر آنچ نہ آنے دی۔ آج ہم اپنے اکابرین کو بھول چکے ہیں۔ ہم اپنا ماضی تو دیکھیں کہ جہاں مسلمان نوجوانوں کے ہاتھوں میں تلواریں اور اسلحہ ہوا کرتا تھا اور آج ان ہاتھوں میں گیند اور بلا آ گیا ہے۔ ہمیں اپنا ماضی یاد کر کے ایک مرتبہ پھر متحد ہو کر کفریہ طاقتوں کو یہ بتا دینا چاہئے کہ مسلمان کمزور نہیں ہوئے اور امت مسلمہ غزنوی اور ایوبی جیسے نوجوانوں کو پیدا کرنے سے ہانچھ نہیں ہوئی۔

### لے امت مسلمہ کے غیور نوجوانو!

ذرا ہم اپنا ماضی دیکھیں کہ ہم کہاں تھے۔ ہماری جرأت، ہمت اور بہادری پر لکھی جانے والی کتابوں نے نیل کے صاف و شفاف پانی کو سرخ و سیاہ کر دیا تھا۔ کیا ہم وہ نہیں جنہوں نے اپنی بہن کو دیہل کی بندرگاہ پر راجہ داہر کے منحوس پنجوں سے نجات دلائی تھی؟ کیا ہم وہ نہیں جنہوں نے غزنی سے اٹھ کر برصغیر میں ظلم کی چکی میں پستی ہوئی انسانیت کو نجات دلائی تھی؟ کیا ہم وہ نہیں جنہوں نے اندلس کے ساحل پر کشتیوں کو جلا ڈالا تھا؟ کیا ہم وہ نہیں جنہوں نے بیت المقدس کو فتح کیا تھا؟ کیا ہم وہ نہیں جنہوں نے قیصر و کسری کو ہلا کر رکھ دیا تھا؟ کیا ہم وہ نہیں جنہیں لوگ فاتح کہتے تھے؟ کیا ہم وہ نہیں جنہوں نے بھنگی ہوئی انسانیت کو تہذیب و تمدن سکھایا؟ کیا ہم وہ نہیں جو اپنی تلواروں کی نوکوں سے کفر و دہریت کے دروازے کھٹکھٹاتے تھے؟

اگر ہم وہی ہیں تو پھر کیوں آج مسلمان ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ کیوں آج مسلمانوں پر اتنا ظلم ہو رہا ہے کیا مسلمان فقط ظلم سہنے کیلئے پیدا ہوا ہے۔؟؟ کیا ہماری غیرت ایمانی پر آنچ نہیں پڑتی۔؟ آج شمشیر کو توڑ دینے والے ہاتھوں میں کلاشکوف اٹھانے کی طاقت نہیں رہی۔ ساٹھ ہزار کے لشکر سے اکیلا لڑنے والوں کے دلوں میں بزدل فوجیوں سے لڑنے کی ہمت نہیں رہی۔

اگر ہے تو پھر کیوں آج بیت المقدس اتنے عرصے سے اپنی آزادی کے دن دیکھنے کیلئے ہمارے انتظار میں ہے؟ آخر ہم اتنے کمزور اور بزدل کیوں بنے ہوئے ہیں۔؟؟؟ آخر کیوں۔۔۔۔۔؟؟ آخر کیوں۔۔۔۔۔!!!!

### نوجوانو!

القدس کی حرمت پر کٹ مٹنے کے دن گزر رہے ہیں فلسطین کی سرزمین پر زندگی بسر کرنے والی مسلم آبادی تمہارا مزید انتظار نہیں کر سکتی۔ آج آسمان تمہاری قوت بازو کے جوہر دیکھنے کیلئے بے تاب ہے۔ کیا ہم محمود غزنوی کی روحانی اولاد نہیں ہیں۔۔۔؟؟ اگر ہیں تو پھر اٹھیں کیونکہ خدا کی رحمت ہمارے گرم خون کا قطرہ گرنے سے پہلے بخشش کی منتظر ہے۔

### اٹھو

اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد پر کمر بستہ ہو جاؤ۔ مالی جانی ہر طرح سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔ ظالموں کو ظلم سے روکو۔ جارحیت پسندوں کی جارحیت خاک میں ملا دو۔ اسلام کی عظمت رفتہ زندہ کرو۔ کفر و دہریت کے سارے منصوبے خاک میں ملا دو۔ پھر خدا کی نصرت کو اپنی نگاہوں سے مٹا دیتے ہوئے دیکھو گے کہ کس طرح خداوند قدوس مجھ سے نمرود کا خاتمہ کرتا ہے۔



خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اپنے مجاہد بھائیوں سے مل کر کفر کو پھر اس کا انجام دکھا دو۔ وہ حضرت عمر فاروقؓ کے دبدبہ اور ان کی ہیبت کو بھول چکا ہے اس لئے پھر اپنے ہاتھوں کو پھیلا رہا ہے۔ اٹھو اور اس بازوؤں کو توڑ ڈالو۔ پھر اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دبدبہ دکھا کر اسے بھولا ہوا سبق یاد دلادو کہ

**لہو کی بوندیں جہاں گریں گی  
وہاں سے سورج طلوع ہوگا**

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ان مجاہد بھائیوں کے ساتھ مل جائیں جو دن رات اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے محاذوں پر برسرِ پیکار ہیں اور ان کے ساتھ جہاد میں شریک ہو کر مجاہد اور نمازی بن کر بدرِ واحد کے شہیدوں کی طرح خدا کی رحمتوں اور اس کی محبت کے مستحق ہوں۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے کہ:

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے راستے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح جہاد کرتے ہیں۔  
ہر مسلم نو جوان کا فریضہ ہے کہ وہ طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر وقت چاک و چوبندر ہے۔ جن لوگوں کو خدا نے مال دیا ہے وہ راہِ خدا میں مالی جہاد کا ”صدیقی“، ”فاروقی“، اور ”عثمانی“ نمونہ پیش کریں۔ اور جہاد فی سبیل اللہ پر زرخیز خرچ کر کے **وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ** اور **وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ** کا عملی نمونہ پیش کر کے خدا کے ہاں اجر و ثواب کے مستحق ہوں اور مجاہدین کے ساتھ عملی جہاد میں شریک ہوں۔

اللہ پاک ہمیں سعادت والی زندگی اور شہادت والی موت نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)



رضا خانی پیر یا محمد گڑھی والے کی خرافات

اور بریلویوں کا ایمان

ساجد خان حنفی

یہ بریلوی صوفی بزرگ بابا فرید کوٹ مٹھن والے کے مرید خاص ہیں۔ بریلویوں نے اس کے مرنے کے بعد باقاعدہ اس کا مزار بنایا اور آج کل تیسری بار دفن کے بعد ان کا موجودہ مزار ”گڑھی یار خان تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان“ میں ہے۔ آج کل ان کے گدی نشین ”قطب الدین فریدی“ ہیں۔ ان کی شاعری کا ایک مجموعہ ”دیوان محمدی“ کے نام سے بڑا معروف ہے۔ اگرچہ یہ دیوان اب عام مارکیٹ میں دستیاب نہیں۔ اور صرف ”مخصوص لوگوں“ کو ہی مزار کی لائبریری کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اس دیوان پر بریلویوں کے غزالی زماں احمد سعید کاظمی کی تقریظ کے علاوہ جامعہ فریدیہ کے بانی ”مولوی منظور احمد“ کی تقریظ بھی موجود ہے۔ یہ دیوان شروع سے لیکر آخر تک خرافات، کفریہ و شرکیہ اشعار سے بھرا پڑا ہے اور ایک عام مسلمان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ خود کو مسلمان کہنے والا اس قسم کے توحید سوز عقائد بھی رکھ سکتا ہے۔۔۔ میں آپ کے سامنے اس دیوان کے چند اشعار نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت رکھ رہا ہوں ان کو غور سے پڑھیں اور بریلوی ملاؤں اور بزرگوں کے ایمان کا ماتم کیجئے۔

بابا فرید کا تخت اللہ تعالیٰ کا تخت ہے (نعوذ باللہ)

تخت فرید تخت ہے رب فرید کا

نقشہ کھینچا ہوا ہے یہ عرش مجید کا

﴿دیوان محمدی ص ۱۷۳﴾

بابا فرید کا ذکر خدا کا ذکر ہے

ذکر فرید ذکر خدا ہے خدا گواہ ہے

ہے فا ذکر و امیں تذکرہ ذکر جدید کا

بس یا فرید کہتے ہی جنت ملی ہمیں

اللہ ڈھونڈتا ہے بہانہ فرید کا

﴿دیوان محمدی ص ۱۷۳﴾

قارئین کرام! غور فرمائیں یا محمد فریدی کہتا ہے کہ میرے پیر بابا فرید کا ذکر گویا خدا کا ذکر کرنا ہے اس پر خود خدا گواہ ہے اور قرآن میں جہاں فا ذکر اور اللہ کے ذکر کرنے کا حکم آیا ہے اس سے مراد بھی یہی ذکر جدید یعنی بابا فرید کا ذکر ہے نعوذ باللہ اور اب اعمال کی ضرورت نہیں بس ”یا فرید“ کہو اور اللہ تم کو



جنت دے دیگا۔ لیکن حیران نہ ہوں یہ تو ابھی ابتداء ہے آگے آگے دیکھیں۔

### اللہ تعالیٰ کوٹ مٹھن کی گلیوں میں (نعوذ باللہ)

خرام ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا  
محمد مصطفیٰ یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں  
خدا کو ہم نے دیکھا سدا مٹھن کی گلیوں میں  
خدا بے پردہ جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں  
احد احمد ہے لیکن میم کے پردے میں آیا ہے

﴿دیوان محمدی ص ۱۹۱﴾

قارئین کرام غور کریں یہاں بریلوی پیر کا کفر ننگا ناچ رہا ہے کوٹ مٹھن اس کے پیر بابا فرید کا آبائی علاقہ ہے یہ کہتا ہے کہ جب میں بابا فرید کو دیکھتا تو معلوم ہوتا کہ ناز ناز (خرام) سے چلنے والا یہ بابا فرید تو محمد مصطفیٰ ﷺ ہے نعوذ باللہ آگے یعنی سے اسی جملے کی تفسیر ہے کہ یہ تو خود خدا کوٹ مٹھن کی گلیوں میں نکل آیا۔ اور پھر ہم سدا ہر وقت خدا کو کوٹ مٹھن کی گلیوں میں دیکھتے تھے اب تو خدا بغیر کسی پردہ کے کوٹ مٹھن کی گلیوں میں جلوہ نما ہے۔ اور آخری شعر میں ہے کہ وہ اللہ جو احد تھا خود دنیا میں حضور ﷺ کے پردے میں آئے۔ العیاذ باللہ۔۔۔ نعوذ باللہ۔۔۔ بریلویوں خدا کے عذاب اور قہر سے ڈرو ان خرافات پر تمہیں غیرت نہیں آتی غور فرمائیں دین اسلام جس کی ساری بنیادی عقیدہ توحید ہے کس طرح دین ہی کے نام پر اس کا استحصال کیا جا رہا ہے۔

انصاف۔۔۔ انصاف۔۔۔ اللہ انصاف

### میرے پیر کی شکل خود اللہ سے ملتی ہے (العیاذ باللہ)

صورت رحمان ہے تصویر میرے پیر کی  
علم القرآن ہے تقریر میرے پیر کی  
کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر  
ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی

﴿دیوان محمدی ص ۲۰۱﴾

قارئین کرام ان الفاظ کو لکھتے ہوئے ہاتھوں پر ریشہ طاری ہے۔۔۔ کم سے کم ان اشعار کی وضاحت کرنے سے میرے ہاتھ عاجز ہیں۔۔۔ خود ہی غور فرمائیں کیا دنیا کا بڑے سے بڑے دہریہ بھی اس قسم کے گستاخانہ الفاظ خدا کی شان میں کہہ سکتا ہے۔۔۔؟

### خولجہ اجمیر کے در پر سجدے کرنا جائز ہیں

قارئین کرام تمام مسلمانوں کو یہ بات معلوم ہے کہ اسلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا حرام ہے خود حضور ﷺ کی حدیث ہے کہ اگر دین اسلام میں کسی کو سجدہ کرنا روا ہوتا تو میں بیوی کو کہتا کہ شوہر کو سجدہ کرے مگر بریلویوں کا عقیدہ بھی ذرا دیکھ لیں  
کھلے جلوے ہیں اس در پر فقط اللہ اکبر کے  
ہمیں سجدے روا ہیں خولجہ اجمیر کے در کے

﴿دیوان محمدی ص ۲۱۱﴾



## حضور ﷺ قیامت کے دن خدا بن کر نکلیں گے (العیاذ باللہ)

محمد مصطفیٰ محشر میں طہ بن کے نکلیں گے  
اٹھا کر میم کا پردہ ہویدا بن کے نکلیں گے  
حقیقت جن کی مشکل تھی تراشہ بن کر نکلیں گے  
جسے کہتے تھے بندہ قل ہوا اللہ بن کے نکلیں گے  
بجاتے تھے جو انی عبدہ کی بنسری ہر دم  
خدا کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں گے

﴿دیوان محمدی ص ۲۱۵﴾

غور فرمائیں کہ حضور ﷺ قیامت کے دن قل ہوا اللہ بن کے نکلیں گے اور دنیا میں جو ہر وقت آپ ﷺ خود کو خدا کا بندہ کہا کرتے تھے قیامت کے دن خود اللہ کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں گے العیاذ باللہ۔۔ میں صرف بریلویوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب قیامت کے دن اللہ کے عرش پر خود حضور ﷺ اللہ بن کے نکل آئیں گے تو اللہ رب العزت کی ذات کہاں جائے گی۔۔۔؟؟؟؟  
تف ہے تم پر بے شرموں۔۔ دین کے لٹیروں۔۔ عقیدہ توحید کے قاتلوں۔۔۔ عبد اللہ بن سبا کی روحانی اولادوں۔۔۔ تم سے تو مشرکین مکہ بھی ہزار درجہ بہتر تھے۔۔ وہ بھی اس قسم کے عقائد نہیں رکھتے تھے۔۔

## ہر مشکل حضرت علی حل کرتے ہیں

اے فخر ہر نبی و ولی یا علی مدد  
علام ہر خفی و جلی یا علی مدد  
ہر مشکلے کہ حل نہ شود از تو حل شود  
حلال مشکلات کلی یا علی مدد  
﴿دیوان محمدی ص ۷۱﴾

یعنی آپ ہر نبی اور ولی کیلئے فخر کا باعث ہیں اس کے علاوہ ہر چھپی ہوئی اور ظاہر بات کے جاننے والے ہیں (جو صرف اللہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے عالم الغیب والشہادۃ) اور ہر وہ مشکل جو کسی سے حل نہیں ہوتی (یعنی خدا سے بھی نہیں) وہ آپ حل کر دیتے ہیں۔۔ بلکہ آپ تو ہر قسم کے تمام کلی مشکلات کو حل کرنے والے ہیں۔

## قیامت کے دن امان بابا فرید دیں گے

جن و انس ملک در روز محشر دست در دامن مولانا فرید

﴿دیوان محمدی ص ۱۰۰﴾

یعنی قیامت کے دن کی سختی سے امان پانے کیلئے اللہ کے حضور انبیاء کے حضور خود حضور ﷺ سے امان مانگنے کے بجائے جن و انس اور فرشتے غرض ہر قسم کی مخلوق (جس میں انبیاء خصوصاً فخر کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی شامل ہیں) آپ سے امان کے طلب گار ہوں گے۔

## حضور ﷺ کی تو ہیں



بیاد کوٹ مٹھن تاریخ خیرالورای کہ در شکل فرید آمد شہنشاہ حجاز ایں جا

﴿دیوان محمدی ص ۱۰۳﴾

یعنی پیر فرید کوٹ مٹھن والے کی شکل میں خود شہنشاہ حجاز یعنی حضور ﷺ یہاں تشریف لایا کرتے تھے العیاذ باللہ۔

**حضرت یوسف اور حضرت یعقوبؑ کی توہین**

یوسف در چاہ کنعان من بدم نیز یعقوبم کہ گریاں من بودم

﴿دیوان محمدی ص ۱۵۸﴾

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام جن کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں پھینک دیا تھا وہ میں ہی ہوں صرف یہ نہیں بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام جو بیٹے کی جدائی میں ہر وقت روتے تھے وہ بھی میں ہوں۔

قارئین کرام اس کے علاوہ بھی اس دیوان میں بہت سی خرافات ہیں مختصراً ہم نے چند کا ذکر کر دیا موقع ملا تو مزید حوالے بھی پیش کروں گا۔ یہ حوالے اس قدر واضح ہیں کہ اس پر کسی قسم کے تبصرے کی ضرورت نہیں ہر آدمی خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ کیا یہ عقائد اسلامی عقائد ہیں کیا یہی وہ تعلیمات ہیں جسے اسلام کی تعلیمات کہا جاتا ہے۔؟؟ اللہ کے واسطے اپنی آنکھوں سے تعصب اور ضد کی عینک اتار کر ان کو پڑھیں اور پھر کوئی فیصلہ کریں۔۔۔ باقی ضد ہٹ دھرمی اور میں نہ مانوں کا علاج نہ میرے پاس ہے اور نہ کسی اور کے پاس۔

﴿نوٹ﴾: یہ دیوان گھر بیٹھے منگوانے کیلئے فقیر سے PM پر رابطہ کریں۔



## علمائے دیوبند اور ان کے علمی آثار

پہلی قسط

مولانا حافظ محمد خان صاحب مدظلہ العالی

علمائے دیوبند نے تفسیر قرآن، شرح حدیث، اصول فقہ، فقہ حنفی، فرائض، توحید و عقائد، سیرت و آداب، اور دیگر علوم و فنون میں، نیز فرق باطلہ، عیسائیت، ملاحدہ، دہریت، قادیانیت و مرزائیت، شیعہ و روافض، نیز دین متین کی حفاظت، مبتدعین کی رد، اور غیر مقلدین کی بعض سینہ زوریوں کی تردید میں جو کتابیں تالیف کی ہیں ان کی تعداد 2 دو ہزار سے زائد ہیں، جن میں چھوٹے رسائل سے لے کر کئی کئی جلدوں پر مشتمل ضخیم کتابیں شامل ہیں، اور یہ مقدار صرف اکابر و مشائخ کی تالیفات کی ہے، دارالعلوم دیوبند کے دیگر فضلاء و منتسبین کی تالیفات مزید برآں ہیں۔ ان تمام کتابوں کی صرف نام کی تفصیل کے لیے بھی ایک مستقل کتاب و دفتر درکار ہے۔

ان اکابر میں سے صرف ایک مصنف حکیم الامتہ مجدد الملتہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات، ایک ہزار سے زائد ہیں، ان میں سے بعض کتابوں کی دو 2 سے لے کر بارہ 12 تک جلدیں ہیں، یہاں تک کہ حکیم الامتہؒ بکثرت تالیفات میں شیخ جلال الدین سیوطیؒ سے بھی فائق ہیں، اور اگر میں یہ کہوں تو کوء مبالغہ نہیں؟ وگا کہ حکیم الامتہؒ کی کتابیں اتقان و تحقیق میں شیخ سیوطیؒ کی کتابوں سے ب؟ فائق؟ یا؟ اس شیخ سیوطیؒ کی وسعت معلومات اور حیرت افزا تجربہ بھی مسلم ہے، اور حکیم الامتہؒ کی کتابیں اردو اور عربی دونوں میں ہیں، پھر ان تالیفات کے علاوہ حکیم الامتہؒ کے وہ مواعظ و ملفوظات بھی ہیں، جن میں بہت سے علوم و معارف اور بلند پایہ تحقیقات ہیں۔

اب میں صرف اکابر علمائے دیوبند کی کتب کا اجمالی تذکرہ کرتا ہوں

## علمائے دیوبند اور تفسیر قرآن

1۔ ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، بزبان اردو، اس پر عجیب و غریب فوائد تحریر کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا مگر اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔

2۔ مکملہ فوائد شیخ الہند، از شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانیؒ، سورہ آل عمران اور سورہ مائدہ سے آخر قرآن تک۔

3۔ تفسیر بیان القرآن ۲۱ حصص، از حکیم الامتہؒ، نفائس جلیلہ و فوائد قیمہ پر مشتمل ہے۔

4۔ خلاصہ تفسیر بیان القرآن، از حکیم الامتہ رحمۃ اللہ علیہ۔

5۔ فتح المنان فی تفسیر القرآن، از مولانا عبدالحق دہلوی دیوبندیؒ۔ آٹھ 8 ضخیم جلدوں میں یہ تفسیر اردو، عربی، دونوں پر مشتمل ہے۔

6۔ البیان فی علوم القرآن، یہ بھی مولانا عبدالحقؒ کی عمدہ کتاب ہے۔

7۔ ترجمہ مولانا عاشق الہی میرٹھیؒ، مع فوائد تفسیریہ، اردو میں۔



8. مشکلات القرآن، از امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔
9. اعجاز القرآن، از شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ۔
10. حاشیہ تفسیر بیضاوی، عربی کامل، از مولانا عبد الرحمن امروہی رحمۃ اللہ علیہ۔
11. حاشیہ تفسیر جلالین، از مولانا حبیب الرحمن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ۔
12. سنن الغایات فی نسق الآیات، عربی، از حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ۔
13. معارف القرآن، 8 آٹھ ضخیم جلدوں میں، از مفتی اعظم مفتی شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ۔
14. تفسیر معارف القرآن، از مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
15. مقدمہ تفسیر القرآن، از محدث العصر مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ۔
16. رسالہ اسرار قرآنی، اردو، از قاسم العلوم مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ یہ رسالہ آیات قبلہ کے اسرار میں ہے۔
17. تقریرات متعلقہ تفسیر قرآن، از مولانا عبید اللہ سندھی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ان کے بعض شاگردوں نے قلم بند کی ہے۔
18. حاشیہ تفسیر مدارک، تالقرہ، از بعض علمائے دیوبند۔
19. فوائد تفسیریہ، از مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔
20. ہدیۃ المحدثین فی تفسیر آیت خاتم النبیین، از مولانا مفتی شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ۔
21. عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام، از امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلقہ آیات کی تفصیلی شرح ہے۔
22. مقدمہ تفسیر قرآن، عربی، از مولانا سالم دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ۔
23. درس تفسیر قرآن، اردو از مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت گنگوہی۔
24. معالم العرفان فی دروس القرآن، از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمۃ اللہ علیہ۔
25. ضرورت القرآن، از مولانا زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ۔
26. اشرف البیان فی علوم الحدیث والقرآن، از حکیم الامہ رحمۃ اللہ علیہ۔
27. آداب القرآن، از حکیم الامہ رحمۃ اللہ علیہ۔
28. التحریر فی اصول التفسیر، از مولانا محمد مالک کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
29. منازل العرفان فی علوم القرآن، از مولانا مالک کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
30. قصص القرآن ۴ چار جلد، از مولانا حفظ الرحمن سیف ہاروی رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔
31. یتیم القرآن فی مشکلات القرآن، از مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ۔



- 32 • تفسیر جلالین، اردو، از مولانا نعیم دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 33 • اردو ترجمہ، تفسیر مدارک التنزیل، از مولانا نظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔
- 34 • اردو ترجمہ، تفسیر ابن کثیر، از مولانا نظر شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- 35 • درس قرآن مع اردو ترجمہ، از مولانا عبدالحی فاروقی فاضل دیوبند۔
- 36 • تاریخ القرآن، عربی، از مولانا عبد الصمد صارم فاضل دیوبند۔
- 37 • درس قرآن، از حافظ الحدیث والقرآن، مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 38 • ارض القرآن، از مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 39 • کشف الرحمن، از مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس تفسیر پر مقدمہ حکیم الامت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔
- 40 • معارف القرآن، تعلیم القرآن، از مولانا قاضی زاہد الحسنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 41 • لغات القرآن، از قاضی زاہد الحسنی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 42 • تذکرۃ المفسرین، از قاضی زاہد الحسنی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 43 • علوم القرآن، از مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 44 • معالم التنزیل، از مولانا محمد علی صدیقی کاندہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 45 • احکام القرآن، مفردات القرآن، مشکلات القرآن، از مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 46 • شرح تفسیر بیضاوی، از مولانا ادریس کاندہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 47 • ذخیرۃ الجنان، امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ۔
- 48 • احسن البیان فیما يتعلق بالقرآن، مولانا اشفاق الرحمن کاندہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- 49 • مرآۃ التفسیر، ایضاً
- 50 • مقدمہ تفسیر بیضاوی، ایضاً
- 51 • حاشیہ جلالین، عربی، از مولانا احتشام الحق کاندہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

قرآن کریم سے متعلقہ علمائے دیوبند کی تالیفات کا احاطہ بہت ہی دشوار ہے بطور نمونہ چند کا تذکرہ کر دیا تاکہ علمائے دیوبند کی خدمت دین اور خدمت قرآن کا قدرے اندازہ ہو جائے ورنہ ان کے خدمات کی تفصیل مجھ جیسے طالب علم کے بس کی بات نہیں ہے۔ حاصل یہ کہ یہ جلیل القدر تالیفات ہیں جس کے ذریعے امت کو نفع کثیر پہنچا ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک پہنچتا رہے گا۔

(جاری ہے)



## عالمی ختم نبوت سیالکوٹ کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال

ایم، ایس رانا بھائی

اسلام علیکم!

شاید آپ سب حضرات کے علم میں ہو کہ ہر سال پاکستان میں عالمی ختم نبوت کانفرنس مختلف شہروں میں منعقد ہوتی ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کانفرنس 4 اپریل 2010ء کو واپڈا گراؤنڈ سیالکوٹ میں منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مکتب فکر کے جید علماء اکرام نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بندہ کو پہلی دفع موقع ملا کہ وہ اس طرح کی کانفرنس میں شرکت کرے۔ کانفرنس مغرب کے بعد شروع ہوئی اور رات 3.30 بجے کے قریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ کسی بھی شخص کو یا جماعت کو اس بات کا اختیار نہیں دیا جائے گا کہ وہ آئین میں ختم نبوت کی شق کو تبدیل کر دے۔ چاہے اس کے لیے 1953ء کی طرح اپنی جانوں کا نظرانہ کیوں نہ پیش کرنا پڑے۔ مذہبی امور کے وزیر احمد کاظمی کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ جس نے مرزائیوں کے ساتھ بند کمرے میں میٹنگ کی اور یہ بھی بتانے سے گریز کیا کہ ان کے ساتھ کیا بات کی گئی۔

ہم جب واپڈا گراؤنڈ سیالکوٹ پہنچے تو لوگوں کے ہجوم کا ٹھائے مارتا سمندر دیکھا۔ اندر جانے کے لیے ہمیں لائن میں کافی دیر کھڑا رہنا پڑا اور اندر جا کے دیکھا کہ لوگوں کا بہت بڑا ہجوم پہلے سے ہی موجود تھا۔ اور ہم تقریباً پنڈال سے بہت دور بیٹھے تھے۔ جب علماء تقریر کرتے تو فضاءِ نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت محمد رسول اللہ اور مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار کے نعروں سے گونج اٹھتی۔ کوئی بھی متنازعہ نعرہ سننے میں نہ آیا۔ اس کی وجہ آگے چل کے آپ کو سمجھ آ جائے گی۔

الحمد للہ جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ عالمی مجلس ختم نبوت برصغیر کی وہ واحد تنظیم ہے کہ جس کے پلیٹ فارم پر ہر مسلک اور فرقے کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر بریلوی اور اہلحدیث مکتبہ فکر کے علماء بھی موجود تھے جنہوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ختم نبوت کی تحریک شروع کرنے والے وہی تھے (یعنی بریلویوں کے نزدیک بریلوی اور غیر مقلدین کے نزدیک غیر مقلدین ٹولہ)۔ آخر جب ان حضرات نے تاریخ کا چہرہ مسخ کرنے کی کوشش کی تو ان کی ان باتوں پر اہلسنت دیوبند کے ایک عالم جن کا تعلق گوجرانوالہ سے تھا اور نام کے ساتھ سواتی لگتا تھا بقول ان کے وہ کانفرنس میں تقریر کے لیے نہیں آئے تھے مگر ثواب کی نیت سے۔ مگر شاید دوسرے مکتبہ فکر کی باتیں سن کر سٹیج پر تقریر کے لیے آ گئے۔ انہوں نے کچھ علماء دیوبند کی ختم نبوت کے متعلق کاوشوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس راہ میں اصل قربانیاں دینے والے کون تھے؟؟؟۔ ان کا تعلق کس مکتبہ فکر سے تھا؟؟؟۔ یہ بات کہنے کے بعد انہوں نے پورے وثوق سے کہا کہ آج اس جلسے میں یہ بات ثابت کر دوں گا کہ کل بھی ختم نبوت پر جانیں قربان کرنے والے دیوبند تھے اور آج بھی دیوبند ہی ہیں اور یہ بات جلسے میں ہی شریک انہی لوگوں کے ذریعہ ثابت کروں گا۔ اس کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ کانفرنس میں موجود جو دیوبند ہیں وہ اپنا ہاتھ کھڑا کریں۔ اللہ اکبر صاحب تقریر کا کیا خلوص تھا کہ یہ آواز سٹیج سے آتے ہی جلسے میں ایک عجیب حالت



ہو گئی یقین جانیں تقریباً پورے جلسے میں موجود سب لوگوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔ اور فضاء سر بکف سر بلند دیوبند دیوبند کے نعروں سے گونج اٹھی نعرے تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ اللہ اکبر کیا روح پرور منظر تھا جسے بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں۔۔۔ عشق و محبت اور خلوص کا یہ منظر تو جلسے میں موجود لوگ ہی محسوس کر سکتے ہیں جسے زبان پر لانا میرے بس میں نہیں اور سوائی صاحب نے کہا کہ یہ بلند ہاتھ ثابت کرتے ہیں کہ پورے پنڈال میں دیوبند ہی دیوبند ہیں۔ جو کل بھی ختم نبوت پر جانیں قربان کرنے کے لیے آئے تھے اور آج بھی موجود ہیں۔

قارئین بندہ یہ بات پوری ذمہ داری سے کر رہا ہے۔ میری یہ بات کسی بھی ذرائع سے کوئی بھی کنفرم کر سکتا ہے۔ کانفرنس کی ویڈیو بھی بنی تھی جو بندے کے پاس فی الحال دستیاب نہیں ہے۔ پھر اختتامی دعا اس عزم کے ساتھ کی گئی کہ ختم نبوت پر جانوں کا نذرانہ دینے کے لیے ہم سب ہر وقت تیار ہیں۔ والسلام!



# پتنگ بازی مشغلہ خطرناک ہوتا ہے

حافظ فصیح الدین بھائی

کبھی کبھار اس میں انجام خوفناک ہوتا ہے  
پتنگ بازی کا مشغلہ بڑا خطرناک ہوتا ہے  
کوئی اور مشغلہ ہو تو دل کو بھی بھاتا ہے  
پر کیا بھائے یہ کہ یہ تو خاک ہوتا ہے  
پتنگ بازی کا مشغلہ بڑا خطرناک ہوتا ہے  
کچھ چھتوں سے گر کر معذور ہو جاتے ہیں  
کوئی ڈور پھرنے سے، کرنٹ لگنے سے ہلاک ہوتا ہے  
پتنگ بازی کا مشغلہ بڑا خطرناک ہوتا ہے  
ضرورت کیا ہے معذور یا جان سے ہاتھ دھونے کی؟  
کہ بن انسان اس کے ٹھیک ٹھاک ہوتا ہے  
پتنگ بازی کا مشغلہ بڑا خطرناک ہوتا ہے  
بڑا پیسہ ہو جاتا ہے ہر بار بسنت کی نذر  
ناج گانا ہوتا ہے استقبال پر باک ہوتا ہے  
پتنگ بازی کا مشغلہ بڑا خطرناک ہوتا ہے



یہی پیسہ ہونا چاہیے غریبان ملک پہ صرف  
پر ان تک پہنچنے کیلئے راستہ ہلاک ہوتا ہے  
پتنگ بازی کا مشغلہ بڑا خطرناک ہوتا ہے  
ہوتا ہے ہر دفعہ بہت سا جانی و مالی نقصان  
نفس پرستی سے وطن کا سینہ چاک ہوتا ہے  
پتنگ بازی کا مشغلہ بڑا خطرناک ہوتا ہے  
ناصر بتا رہا ہے دوستو بڑے پتے کی بات  
گھٹیا کاموں کو ناپسند کرنے والا بے باک ہوتا ہے  
پتنگ بازی کا مشغلہ بڑا خطرناک ہوتا ہے